REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم سہ شنبہ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۵ محرم ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ۷ ״
خطبہ نمبر ۵ ״

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۹ احسان ۱۳۴۱ھش | ۱۹ جون ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۸ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عمرِ ناپائیدار پر بھروسہ کرنا دانشمند کا کام نہیں

اگر زندگی خدا تعالیٰ کیلئے ہو تو خدا اس کی حفاظت کرتا ہے

"عمر ناپائیدار پر بھروسہ کرنا دانشمند کا کام نہیں ہے۔ موت یونہی آکر لتاڑ جاتی ہے اور انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ جبکہ انسان اس طرح پر موت کے پنجہ میں گرفتار ہے پھر اس کی زندگی کا خدا تعالیٰ کے سوا کون ذمہ وار ہو سکتا ہے۔ اگر زندگی خدا تعالیٰ کے لئے ہو تو وہ اس کی حفاظت کرے گا۔ بخاری میں ایک حدیث ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت کا رابطہ پیدا کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے اعضاء ہو جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب انسان جذباتِ نفس سے پاک ہو جاتا ہے اور نفسانیت چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے ارادوں کے اندر چلتا ہے۔ اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا تعالیٰ کے منشاء کے موافق ہوتا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ اسے اپنا فعل ہی قرار دیتا ہے۔"

(الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۸ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ درد گردہ میں کمی ہے۔ ٹانگ کا درد بدستور ہے۔ احباب جماعت خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

— ربوہ ۱۸ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ خون کا ٹیسٹ چند روز بعد ہوگا جس سے شوگر کے متعلق پتہ چلے گا کہ اس میں کس حد تک کمی ہوئی ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

فنی امداد کے افسر پاکستان آئیں گے

کراچی ۱۸ جون۔ سویڈن کے ادارہ برائے فنی امداد کے سیکرٹری جنرل مسٹر ادمن ہی بورنبرگ ۱۹ جون کو پاکستان کے ایک ہفتہ کے دورہ پر یہاں پہنچیں گے۔ آپ لاہور، راولپنڈی، ڈھاکہ اور چٹاگانگ جائیں گے اور فنی امداد کے بارہ میں حکام سے تبادلۂ خیالات کریں گے۔

ضرورت پرنسپل برائے نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ

نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کے لئے ایک محنتی اور تجربہ کار پرنسپل کی ضرورت ہے جو کہ کالج کا نظم و نسق بخوبی چلا سکتی ہوں۔ کوالیفکیشن ایم۔ اے یا ایم۔ اے بی ٹی فرسٹ یا سیکنڈ کلاس۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔

درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق پریذیڈنٹ یا امیر جماعت مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

شرح چندہ انصار اللہ

گزشتہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آئندہ انصار اللہ اپنی آمد پر آدھ پیسہ فی روپیہ چندہ مجلس ادا کیا کریں۔ اکثر مجالس نے اس فیصلہ کے مطابق ہی اپنے بجٹ بھجوائے ہیں۔ لیکن بعض اراکین پرانی شرح کے مطابق ہی ادائیگی کر دیتے ہیں۔ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ تمام اراکین کو شرح سے اچھی طرح واقف کر دیں اور نئی شرح کے مطابق ہی اراکین سے وصولی کریں۔ چندہ کی کم از کم حد تین روپے سالانہ پچیس پیسے ماہوار ہے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

امریکہ نے انیسواں ایٹمی تجربہ کیا

واشنگٹن ۸ جون۔ پچھلے دنوں امریکہ نے جزیرہ کرسمس کے قریب بحرالکاہل کے اوپر فضا میں ایک اور ایٹمی تجربہ کیا۔ اس طرح امریکہ ایٹمی تجربوں کے حالیہ سلسلہ میں اب تک ۱۹ تجربے کر چکا ہے۔ یہ بم ہوائی جہاز سے گرایا گیا۔ اور اس کی طاقت ۲۰ ہزار ٹن اور دس لاکھ ٹن ٹی این ٹی کے درمیان تھی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ رجون ۶۲ء

وجود باری تعالیٰ کا ثبوت

ماہنامہ ترجمان القرآن میں جو مودودی صاحب کی ادارت میں شائع ہوتا ہے "رسائل و مسائل" کے مستقل عنوان کے ماتحت ماہ جون ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں کچھ سوالات اور ان کے جوابات مودودی صاحب کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔

ہم یہاں صرف ایک سوال اور اس کے جواب کا ذکر کریں گے۔ ایک صاحب اپنے عزیز کے متعلق جو پہلے بڑے دیندار اور پابند صوم و صلوٰۃ ہوا کرتے تھے اور اب کچھ کتابیں پڑھکر لامذہب ہوگئے ہیں چند باتیں لکھتے ہیں جن میں سے پہلی بات حسب ذیل ہے کہ مراسلہ نگار کے عزیز متذکرہ بالا:

"خدا کو قادر مطلق اور اس جہان کا پیدا کرنیوالا تو مانتے ہیں مگر ان کے نزدیک خدا نے جہان کو بنا کر چھوڑ دیا ہے اور اب یہاں جو کچھ ہو رہا ہے آپ سے آپ (AUTOMATIC) ہو رہا ہے"

مودودی صاحب نے اس کا جو جواب دیا ہے ہم وہ بھی ذیل میں درج کرتے ہیں

"سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جس شخص کی قوت فکر ماؤف نہ ہو وہ کبھی یہ تصور نہیں کر سکتا کہ کوئی قانون اور نظم (LAW AND ORDER) کسی نافذ کرنیوالے اقتدار (AUTHORITY) کے بغیر بھی نافذ ہو سکتا ہے اور جاری رہ سکتا ہے کائنات میں قانون اور نظم موجود ہے اس کا انکار تو کسی طرح کیا ہی نہیں جا سکتا اب کیا عقل یہ باور کر سکتی ہے کہ اتنے بڑے لامحدود پیمانے پر لامحدود مدت تک یہ قانون اور نظم کسی اقتدار کے بغیر ہی چل رہا ہے کوئی غیر متعصب عقل تو اسے باور نہیں کر سکتی مگر دو باتیں ہیں جن کی وجہ سے اچھے خاصے ہوشمند انسان اس نادانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ایک یہ کہ ان کی فکر و نظر کا ظرف بہت تنگ ہے جس کے باعث وہ اس عظیم الشان اقتدار کا تصور کرنے سے عاجز رہ جاتے ہیں جو اتنی بڑی کائنات میں نظم اور قانون کو ازل سے ابد تک چلا رہا ہے دوسرے یہ کہ وہ اس کو ماننا چاہتے ہی نہیں ہیں کیونکہ اس کو مان لینے کے بعد ان کے لئے دنیا میں من مانی کرنے کی آزادی باقی نہیں رہتی۔

یہ تو خدا کے متعلق ان کے تصور کی غلطی ہے لیکن جو حضرات اس طرح کی باتیں کرتے ہیں ان سے عرض کیجئے کہ اتنے بڑے بڑے مسائل پر سوچنے اور اظہار رائے کرنے والے آدمیوں کو کم از کم ایماندار (HONEST) تو ہونا چاہیئے آپ لوگ اس صفت سے بھی خالی ہیں آپ خدا اور رسول اور قرآن کے متعلق جو باتیں کرتے ہیں وہ اسلام کے بالکل خلاف ہیں مگر اس کے باوجود آپ مسلمان بنے پھرتے ہیں اور مسلم معاشرے کو دھوکا دینے میں آپ کوئی تامل نہیں کرتے اگر آپ ایماندار ہوتے تو جس وقت آپ نے یہ آراء قائم کی تھیں اسی وقت اسلام سے اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیتے اور اپنے نام بھی تبدیل کر لیتے تاکہ مسلم معاشرہ آپ سے دھوکا کھا کر آپ کے ساتھ اپنے وہ معاملات جاری نہ رکھتا جو وہ کسی غیر مسلم کے ساتھ رکھنا پسند نہیں کرتا اس صریح جعل سازی اور فریب کے بعد آپ کی کسی رائے کو وقعت دینا جو صرف ایماندار اور مخلص آدمیوں کی آراء ہی کو دی جا سکتی ہے ہمارے لئے سخت مشکل ہے"۔ (ترجمان القرآن جلد ۵۸ عدد ۳ ص ۱۷۷-۱۷۸)

ہم نے یہ پورا جواب اس لئے نقل کیا ہے تاکہ مودودی صاحب کا انداز تحقیق معلوم ہو جائے آپ بجائے دلیل کے ڈنڈے کے زور اللہ تعالیٰ کو فعال مایرید منوانا چاہتے ہیں چنانچہ آپ نے ہر قسم کا طنز اپنے جواب میں استعمال کیا ہے دلیل آپ نے صرف یہ دی ہے کہ

اب کیا عقل یہ باور کر سکتی ہے کہ اتنے بڑے لامحدود پیمانے پر لامحدود مدت تک یہ قانون اور نظم کسی اقتدار کے بغیر ہی چل رہا ہے کوئی غیر متعصب عقل تو اس کو باور نہیں کر سکتی

یہ دلیل بے شک ایک حد تک دلیل سمجھی جا سکتی ہے مگر اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ قانون اور نظم لامحدود پیمانے پر لامحدود مدت تک کسی اقتدار کے بغیر نہیں چل سکتا مگر یہ دلیل بھی اس مطلب کے لئے بھی ادھوری ہے کیونکہ اس کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے کہ جس طرح ایک انسانی بنائی ہوئی مشینری صرف بٹن دبا دینے سے اپنے آپ چل سکتی ہے گو محدود مدت تک ہی سہی اسی طرح یہ کارخانہ قدرت بھی ایک غیر محدود قدرت والی ہستی نے غیر محدود مدت تک چالو کر دیا ہے اور اب وہ خود اس میں براہ راست کوئی دخل اندازی نہیں کرتا جب ایک انسانی بنائی ہوئی مشینری ایک عرصہ تک صرف بٹن دبا دینے سے چل سکتی ہے تو سوال ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیوں ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی لامحدود قدرت سے کائنات کی مشینری کو لامحدود وقت تک چالو کر دے اور پھر اس میں کوئی دخل اندازی نہ دے۔؟

دنیا میں ہزاروں لوگ اللہ تعالیٰ کو اسی طرح مانتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ نہ دعا کے قایل ہیں اور نہ نبوت اور رسالت کے قایل ہیں، برہمو سماجی ان عزیز کے اندر آریہ بھی تقریباً یہی مذہب رکھتے ہیں نیچر پرست بھی خدا کو اسی طرح مانتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ایک حد تک خود مودودی صاحب بھی یہی مانتے ہیں اگرچہ شاید وہ اتنی جرأت نہیں رکھتے کہ برملا اس کا اعلان کریں کم سے کم علماء ان کا بھی یہی خیال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ان کا ایمان بھی یہی ہے کہ وہ اب کسی سے کلام نہیں کر سکتا اس نے اپنے آپ پر یہ پابندی لگالی ہے کہ وہ آئندہ کوئی نذیر و بشیر رسول بھی نہیں بھیج سکتا اور نہ وہ وحی سے اور نہ حجاب یعنی رویا اور کشوف سے اب کسی سے کلام کر سکتا ہے پھر سوال یہ ہے کہ قادر مطلق خدا تعالیٰ ایسا ہونا چاہیئے جو اپنے قانون کو نافذ بھی کرتا ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ واقعی کوئی ایسا خدا قادر مطلق ہے بھی موجود جس نے قانون اور نظم برپا کیا ہے اور یہ کائنات اس قانون اور نظم کے مطابق وہ خود چلا رہا ہے "ہونا چاہیئے" تو محض ایک ظنی چیز ہے جو ہم کو محض علم الیقین کے درجہ تک پہنچا سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ علم الیقین کا درجہ ایک نہایت کمزور درجہ ہے ہو سکتا ہے کہ ہمارا علم جن قرائن پر منحصر ہے ان قرائن کے پیچھے خدا تعالیٰ نہ ہو بلکہ کائنات کی ذاتی قوتیں ہوں جو اس کائنات کو شروع ہی سے چلا رہی ہیں جیسا کہ مادہ پرست مانتے ہیں جس طرح ہم دھوئیں کو دیکھ کر یہ قیاس کر لیں کہ یہاں آگ ہونی چاہیئے ہو سکتا ہے کہ جس کو ہم دھواں سمجھتے ہیں وہ محض دھند ہو یا گرد ہی ہو اور آگ سے نہ اٹھ رہا ہو کئی گیسوں سے بھی دھواں اٹھ سکتا ہے اس سے بڑھ کر یقین کا درجہ عین الیقین ہے یعنی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ آگ سے دھواں اٹھ رہا ہے یا آگ کے سینک سے محسوس کر لیں کہ یہاں قریب آگ ہے جس سے یہ سینک آ رہی ہے لیکن اگرچہ ہم آگ کو دیکھ لیں تو بے شک ہمارے یقین کا درجہ بڑھ جائے گا اور عین الیقین بن جائے گا مگر اس سے بھی ہمیں آگ کا پورا یقین حاصل نہیں ہو سکتا ہم صرف بعض آثار اور قرائن ہی سے آگ "ہونی چاہیئے" کے درجہ تک پہنچتے ہیں لیکن اگر ہم آگ میں اپنی انگلی ڈال دیں تو ہم کو حق الیقین کا درجہ حاصل ہو جائے گا ہم "ہونا چاہیئے" کے علم سے گزر کر "ہے" کے مقام تک پہنچ جائیں گے اور ہم آگ سے جو کام لینا چاہتے ہیں "حق الیقین" کے ساتھ لے سکیں گے اس کے ورے جب تک شک کی حالت رہے گی خواہ وہ کتنا خفیف ہی کیوں نہ ہو ہمیں آگ سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا بے شک کائنات ایک قانون اور نظم کے ساتھ چل رہی ہے اس سے ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ اس قانون اور نظم کو قائم کرنے والا کوئی ہونا چاہیئے لیکن اس سے یہ نتیجہ ہم نہیں نکال سکتے ہیں کہ کوئی ہستی واقعی اس قانون اور نظم کو نافذ بھی کر رہی ہے اور نہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہستی قادر مطلق ہے ہم یہ تو مان سکتے ہیں کہ ایسے پر حکمت نظام کا کوئی بنانے والا ہونا چاہیئے مگر ایسا ماننے سے ہمیں کوئی فایدہ نہیں پہنچ سکتا کیونکہ سوال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو ماننے کی ضرورت ہی کیا ہے اگر کوئی خدا تعالیٰ موجود ہے اور وہ قادر مطلق بھی ہے اسی نے کائنات اور اس کو چلانے کے لئے قانون اور نظم بنائے ہیں اور وہی اس قانون اور نظم کو نافذ بھی کر رہا ہے تو ہمیں یہ جاننے کا کیا فائدہ ہے وہ جس طرح کر رہا ہے کئے چلا جائے ہمیں اس سے کیا تعلق؟

اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے تا کہ اس کو جاننے کے بغیر ہماری حیات کی تکمیل نہیں ہوتی دوسرے لفظوں میں یہ کہ جس نے یہ کائنات بنائی ہے اسی نے ہم کو ہماری فطرت کو بھی اور ہمارے قویٰ اور ہمارے ممکنات کو بھی بنایا ہے اس لئے بغیر اس کی ہدایت کے ہم اس شاہراہ زندگی پر نہیں چل سکتے جس سے ہماری زندگی کے تقاضے صحیح طور پر پورے ہوتے۔ ہی چنانچہ "ترجمان القرآن" کی اسی اشاعت میں "نبوت کی ضرورت" کے زیر عنوان پانچویں قسط کے آغاز میں ایک مقالہ نگار فرماتے ہیں:-

"اس کائنات کے آغاز و انجام کے بارے میں سائنس نے تذبذب کا جو موقف اختیار کیا ہے اس سے انسان کبھی مطمئن نہیں ہو سکتا انسان اس بات پر مجبور ہے کہ وہ اس کے متعلق اپنے دل و دماغ میں کوئی قطعی اور حتمی فیصلہ کرے کیونکہ اس کا یہ فیصلہ ہی اس کی جد و جہد کا رخ تعین کرتا ہے"۔

ظاہر ہے کہ یہ قطعی فیصلہ کوئی ایسا فیصلہ نہیں ہو سکتا جو قیاسی ہو بلکہ ایسا فیصلہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہمارا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ اس کا مؤید ہو مثلاً ایک شخص جو بائیسکل پر سفر کرتا ہے بائیسکل پر چڑھنے سے پہلے اس کا قطعی فیصلہ ہوتا ہے کہ بائیسکل پر سوار ہوا جا سکتا ہے اور بغیر پہلے تجربہ کے ایسا قطعی فیصلہ ناممکن ہے جس شخص نے بائیسکل ایجاد کی ہے اس نے بیشک قیاس سے کام لیا تھا لیکن بائیسکل کا استعمال واقعی ہو سکتا ہے اس کو اس کا یقین تجربہ سے ہی ہوا تھا۔ بعینہٖ اسی طرح اس پر حکمت کارخانہ کو دیکھ کر ہم یہ تو قیاس کر سکتے ہیں کہ اس کا بنانیوالا اور چلانیوالا ضرور ہونا چاہیئے مگر اس سے ہمیں اپنی زندگی کی جد و جہد کا رخ متعین کرنے میں کوئی مدد نہیں مل سکتی جب تک ہم کو پہلے ایسا یقین حاصل نہ ہو جائے کہ اس پر حکمت کارخانہ کائنات کا کوئی بنانے والا واقعی ہے ہم محض قیاس پر یہ قطعی فیصلہ نہیں کر سکتے کہ ہمیں اپنی جد و جہد کا رخ کس طرف کرنا چاہیئے۔ اگر انسان کے لئے ایسا قطعی فیصلہ کرنا ضروری ہے تو یہ بھی ضروری ہے (باقی صفحہ ۷)

ماضی کے خزانے

تقویٰ کی باریک راہیں

از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

"ماضی کے خزانے" کے عنوان کے زیر تحت گاہے بگاہے سلسلہ احمدیہ کے ان ممتاز اور جلیل القدر بزرگوں کے قیمتی خیالات و اذکار ہدیہ احباب کئے جایا کریں گے۔ جو اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ مگر ان کا نمونہ اور ان کے ارشادات آج بھی مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (ادارہ)

تقوے کی راہوں سے ناواقفیت کی وجہ

ایک مسلمان کے لئے پہلا ابتدائی راستہ خدا تعالےٰ سے ملنے کا جو شریعت نے تجویز کیا ہے وہ تقویٰ ہے۔ یعنی خدا کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے بچتے رہنا۔ اس سے اگلا اور اعلےٰ راستہ محسن بننے کا ہے۔ یعنی وہ طریقہ جس میں خدا تعالےٰ کی محبت اور عشق کی وجہ سے مومن نیکیوں میں ترقی کرتا ہے۔ یہ تقوے کا لفظ ہماری جماعت کے بچہ بچہ کی زبان سے سنا جاتا ہے کیونکہ یہ احمدی جماعت کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہے اور بغور دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ واقعی یہ جنس گراں قدر دنیا میں آجکل اور کسی جگہ دستیاب نہیں ہو سکتی۔ مگر باوجود اس لفظ کے کثرتِ استعمال اور کثرتِ تذکیر کے پھر بھی جو حق اس کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کا تھا وہ ادا نہیں ہوا اور تقوے کی باریک راہوں کا تو کیا ذکر اس کی شاہراہ اور موٹی موٹی راہوں سے بھی بعض لوگ ناواقف نظر آتے ہیں اور یہ صرف اس لئے کہ اجمال تو موجود ہے مگر تفصیل کا علم نصیب نہیں ہوا۔ کیوں نصیب نہیں ہوا اس لئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کی صحبت زیادہ نہیں ملی۔ اور ان مقدس لوگوں کے طریق عمل کو غور سے نہیں دیکھا گیا۔ اور احمدیت کے لئے صرف بیعت کے ایک خط یا قدرے لٹریچر کے مطالعہ کو مکتفی سمجھ لیا گیا۔ اور زیادہ سے زیادہ جلسہ اور کانفرنس پر حاضر ہونا بالکل کافی خیال کر لیا گیا۔ برخلاف اس کے جس کسی کو یہ سعادت صحبت حاصل ہوگئی۔ اس پر تو پھر خود بخود معرفت کے دروازے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور تقوے کی موٹی راہوں کے طے کرنے کے بعد باریک راہوں کے لئے اللہ تعالےٰ ایسے بندوں کو براہ راست اپنی تربیت میں لے لیتا ہے۔ اور ہر ایک نورِ معرفت اور علم لدنی کی ہر ضروری امر کے متعلق ان کے دل و دماغ میں آسمان کی طرف سے جاری ہو جاتی ہے۔ اور جو امر خلافِ تقوے ہوتا ہے اس سے انہیں روک دیا جاتا ہے۔ اور جو موافق تقوے ہوتا ہے۔ اس کی تحریص یا اجازت مل جاتی ہے۔ اس وقت بندہ کی حالت اس دنیا سے اتنی ارفع اور بلند ہو جاتی ہے کہ دنیا کی عقلوں میں جو اعمال یا خیالات معمولی یا بے ضرر ہوتے ہیں، وہ ان میں خطرہ اور ہلاکت دیکھتا ہے۔ اس کی دو کی جگہ چار آنکھیں ہو جاتی ہیں۔ اور جو بات عوام کے لئے نیکی ہوتی ہے۔ وہ اس کے لئے بعض اوقات بدی میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور ایسی نمائشی نیکی سے وہ اسی طرح بچتا ہے۔ جس طرح عام لوگ گناہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور اس وقت وہ شخص اس بابرکت وجود کی ظلیت میں داخل ہو جاتا ہے جس نے دعوےٰ کیا تھا کہ ؎

من تربیت پذیر ز ربّ مہیمن ام

تقوے کی باریک راہوں پر عمل کرنے کے معنی

اب میں اصلی مطلب کی طرف آتا ہوں وہ یہ کہ مثالوں سے تقوے کی بعض باریک باتوں کا ذکر کردوں۔ جن سے شائقین کو کچھ علم اس راہ کا ہو۔ حقیقتہً" یہ باتیں بہت باریک نہیں۔ مگر مبتدیوں کے سمجھنے کے لئے میں ان کو باریک ہی کہوں گا۔ کیونکہ موٹے گناہ تو عموماً قتل چوری زنا اور جھوٹ ہی سمجھے جاتے ہیں۔ حالانکہ اوپر چل کر خود انہی گناہوں کی اتنی قسمیں اور اتنی شاخیں ہو جاتی ہیں کہ عام آدمی ان کو تمیز نہیں کر سکتا۔ کہ یہ کوئی گناہ بھی ہے یا نہیں۔ کیونکہ باریک در باریک قسمیں انہی باتوں کی دنیا میں اس قدر رائج ہوگئی ہیں کہ سوسائٹی میں ان کو کوئی معیوب بات خیال ہی نہیں کیا جاتا۔ بلکہ وہی شخص عقلمند۔ زیرک اور دور اندیش مشہور ہو جاتا ہے۔ جو ایسے ایک گناہ ذل کھول کر کرتا ہے اور ایسے ایسے طریقے ایجاد کرتا رہتا ہے کہ وہ ان پر زیادہ سے زیادہ کامیابی سے عمل کر سکے۔ قرآن مجید نے گناہوں کی ان باریک قسموں کی طرف کئی جگہ اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے۔ ولا تقربوا الفواحش ما ظہر منہا و ما بطن۔ نہ صرف ظاہری فحشاء سے بچو بلکہ ان بے حیائیوں سے بھی بچتے رہو۔ جو باریک اور مخفی اور دل کے اندر کے خانوں میں چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ چنانچہ جس طرح کسی کے ہاں نقب لگا کر اس کا زیور نکال لینا چوری کہلاتا ہے اسی طرح ایک احمدی طالب علم کے نزدیک امتحان کے پرچہ میں نقل کر لینا بھی چوری ہے اور جس طرح رسہ گلے میں ڈال کر پھانسی سے مرجانا خودکشی ہے۔ اسی طرح ایک احمدی متقی بیمار کے نزدیک غذا کی ایسی بدپرہیزی کر لینا جس سے بیماری کے بڑھ جانے کا یقینی خطرہ ہو ایک قسم کی خودکشی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

اگر زنا کرنا ایک موٹے فہم کے مسلمان کے نزدیک الٰہی نافرمانی ہے تو ایک احمدی نوجوان کے نزدیک علاوہ حلال اور جائز طریقہ کے کسی اور طرح سے اپنی شہوات کو پورا کرنا بھی زنا کے حکم میں داخل ہے پس تقوے کی باریک راہوں پر چلنے کے یہ معنے ہوں گے کہ ان گناہوں کو اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کے خوف کی وجہ سے چھوڑ دینا جو زیادہ باریک ہیں اور سرسری اور موٹی نظر والوں یا اہل ظاہر کو نظر نہیں آتے۔ اور جن کی بابت دنیا عقل تو جواز کا فتوےٰ دے سکتی ہے مگر متقی کا ضمیر ان کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتا۔

یاد رہے کہ یہ باتیں عام لوگوں کو صرف اتنا بتا دینے سے سمجھ میں نہیں آجاتیں کہ تم قتل نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو اور جھوٹ نہ بولو۔ بلکہ اس وقت سمجھ میں آتی ہیں جب کچھ باریک تفاصیل بھی ان کو سمجھائی جائیں۔ کیونکہ جس قدر علم انسان کے دماغ میں امثلہ اور تفاصیل کے داخل ہونے سے ہوتا ہے اتنا کبھی مجمل بیانات سے داخل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں ایک ہی بات کو کئی کئی پیرایوں میں اور نئے نئے سیاق و سباق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس کی مختلف شاخوں کو مختلف طریقوں سے واضح کیا گیا ہے۔

اس تمہید کے بعد اب میں چند نمونے متقیانہ افعال و اعمال کے بیان کرتا ہوں اور مزید تفاصیل خود ناظرین کے اپنے غور و فکر کے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔

پہلی مثال

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ایک دفعہ کشمیر تشریف لے گئے۔ ریچھ مارنے کا لائسنس لیا ہوا تھا۔ دورانِ سفر میں ایک ایسی جگہ فروکش ہوئے جہاں احمدیوں کی آبادی تھی۔ وہاں حضور شکار کے لئے ایک پہاڑی جنگل میں داخل ہوئے۔ لوگوں نے ہانکا شروع کیا۔ ایک مشک والا ہرن ہانکے سے نکلا اور بالکل سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ رائفل حضور کے کندھے کے ساتھ لگی ہوئی تھی اور تمام شکاری طرح ہمراہی بے قرار تھے کہ ایسا عجیب نایاب شکار سامنے کھڑا ہوا ہے کیوں نہیں فائر کیا جاتا۔ حضور نے یکدم رائفل نیچے کر دی اور وہ ہرن بھاگ گیا۔ فرمایا کہ اس

الفضل کا پرچہ ایک دن پہلے

- ● جن جن شہروں میں الفضل کی ایجنسیاں قائم ہیں وہاں کے احباب کو دوسروں کی نسبت ایک دن پہلے پرچہ مل جاتا ہے۔
- ● آپ بھی اپنے شہر میں الفضل کی ایجنسی قائم کر کے ایک دن پہلے اخبار حاصل کیجئے۔
- ● آپ کا یہ قدم بھی الفضل کی اشاعت بڑھانے کا موجب ہوگا۔

(مینیجر الفضل)

خاص لائسنس نہ ہونے کی وجہ سے میرے لئے اس پرندہ کو مارنا جائز نہ تھا گھر واپس ہونے پر بعض لوگ جو ساتھ تھے کہنے لگے کیا عمدہ شکار سامنے آیا تھا ہم تو کبھی ایسے عمدہ شکار کو نہیں چھوڑا کرتے اگر ایسی احتیاطیں کرنے لگیں تو بس شکار ہو چکا مگر ان بیچاروں کو معلوم نہ تھا کہ اگر ایسی احتیاطیں نہ کی جائیں تو بس تقوےٰ ہو چکا۔

دوسری مثال

میرے ایک بزرگ ہیں ان کے پاس رفتہ رفتہ نوّے کے قریب کھوٹے روپے جمع ہو گئے جن میں کچھ تو ایسے کھوٹے تھے جن کا ایک حصہ چاندی کی وجہ سے قابل فروخت تھا اور کچھ ایسے تھے جو محض مصنوعی اور ناکارہ تھے۔ انھوں نے ناکارہ تو سب تالاب میں پھنکوا دیئے اور جو دوسرے تھے وہ بکنے بھیجدیئے اور لیجانیوالے سے کہدیا کہ انہیں کسی سنار کے ہاتھ فروخت کر کے انھیں اپنے سامنے اسی سے کٹوا دینا تاکہ پھر بطور سکہ کے نہ چلائے جا سکیں سنار نے بات مان کر ان کو خرید لیا اور مقررہ قیمت ادا کر دی لیکن جب ان کے ملازم نے کاٹنے کا مطالبہ کیا تو سنار لڑنے لگا کہ جب میں نے مول لے لئے ہیں تو اب تمہارا کیا کام میں ان کو ثابت ہی بیچ لونگا مگر انھوں نے نہ مانا آخر واپس لے لئے گئے اس پر سنار نے کہا کہ اچھا میں اس شرط پر کاٹوں گا کہ ان کی قیمت اتنی کم کر دو۔ یہ بات انھوں نے فوراً مان لی اور بہت تھوڑی رقم معاوضہ میں لے لی مگر ایک ایک روپیہ کٹوا کر چھوڑا حالانکہ عام لوگ اول تو کھوٹا روپیہ خود ہی کوشش کر کے چلا دیتے ہیں اگر یہ نہ ہو سکے تو کسی ہوشیار آدمی کی معرفت اس کو بازار میں چلوا دیتے ہیں یا دلالوں کے ہاتھ کچھ کم قیمت پر بیچ دیتے ہیں کہ آگے وہ اسے چلا لیں اور بعض ظالم تو جیب میں یا دوکان میں ایسے کھوٹے روپے تیار رکھتے ہیں جب کوئی سادہ طبع دیہاتی سودا خریدنے آجاتا ہے تو اس کا اچھا روپیہ لے کر چالاکی سے فوراً اپنا خراب روپیہ اسے دے کر کہتے ہیں کہ بھائی صاحب یہ آپ کا روپیہ ٹھیک نہیں اسے بدل دیجئے۔ غرض یہ فرق ہے متقی اور غیر متقی میں ایک ان میں سے نعوذ باللہ خدا کو اندھا سمجھتا ہے اور دوسرا اسے بینا یقین کرتا ہے پس کیا تم یقین کر سکتے ہو کہ خدا کو اندھا سمجھنے والا اس کی ذات سے کوئی روحانی فیضان حاصل کر سکتا ہے؟

تیسری مثال

ایک شخص کو ڈاک میں ایک خط ملا اتفاقاً اس کے ٹکٹ پر مہر لگانا تو ڈاک خانہ والا ہی بھول گیا یا لگائی تو کوئی نقش مہر کا نمودار نہ ہوا غرض ٹکٹ بالکل کورا رہا اس شخص کے لڑکے نے ٹکٹ اتار کر اس سے کہا کہ ابا جان دیکھئے یہ ٹکٹ پھر استعمال ہو سکتا ہے اس نے لڑکے سے ٹکٹ لے کر پھاڑ کر پھینک دیا کہ اب ہمارے لئے اس ٹکٹ کا دوبارہ استعمال ناجائز ہے کوئی غیر متقی ہوتا تو اس ٹکٹ کا استعمال نہ صرف جائز سمجھتا بلکہ اپنی ایسی ہوشیاری کو فخریہ بیان کرتا۔

چوتھی مثال

ایک احمدی دوست تھرڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے راستہ میں ان کے ایک ملنے والے ریل میں مل گئے جو سیکنڈ کلاس میں تھے انھوں نے ان کو بلا لیا اور ایک دو سٹیشن تک وہ ان کے ساتھ ہی سیکنڈ کلاس میں سوار چلے گئے پھر اپنے ڈبہ میں آگئے سفر ختم ہوا اور وہ صاحب ٹکٹ دے کر باہر چلے گئے گھر آکر اور حساب کر کے انھوں نے وہ رقم جو ان دو سٹیشنوں کے درمیان سیکنڈ اور تھرڈ کے کرایہ کا فرق تھا ایجنٹ این ڈبلیو آر کے نام بھیجدی اور لکھدیا کہ ایک ضرورت کی وجہ سے میں نے اپنے سفر میں دو سٹیشن تک سیکنڈ کلاس میں سفر کر لیا تھا یہ اس کا کرایہ ارسال ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ تھرڈ کلاس کے مسافر کو ۲۵ سیر سے زیادہ وزن ارادۃً بغیر تولائے اور کرایہ ادا کئے ریل میں لے جانا اور بغیر اجازت سٹیشن ماسٹر کے یا پلیٹ فارم ٹکٹ خریدنے کے سوا چالاکی سے اندر پہنچ جانا اور ہوشیاری کے ساتھ سٹیشن کی دوسری طرف سے باہر نکل جانا ایسے افعال ہیں جن سے ایک متقی شرماتا ہے۔

محسن حقیقی کو پسند آنیوالی ادائیں

ممکن ہے کہ بعض لوگ ان سطور کو پڑھکر ہنس دیں کہ یہ تو معمولی اور عامیانہ باتیں ہیں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہی وہ ادائیں ہیں جنکو محسن اصلی پسند فرماتا ہے اور یہی وہ تقویٰ کی آن ہے جس کی وجہ سے بڑے بڑے انعام اس قدردان حقیقی کی درگاہ سے عطا ہوتے ہیں اور یہی وہ کیفیت ہے جس کا نتیجہ کبھی بھی نقصان کی شکل میں ظاہر نہیں ہوتا بلکہ ایسا انسان دین اور دنیا دونوں میں ہمیشہ فائدہ میں رہتا ہے کیونکہ تقوےٰ کا نتیجہ نہ صرف آخرت میں مغفرت اور جنت ہے بلکہ دنیا میں بھی اللہ تعالےٰ نے متقی کو علم و معرفت مصائب سے نجات اور غیبی رزق کا وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ اس نے خود ہی کہا ہے کہ

من یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب

دیکھو میں ذرا سے باریک تقویٰ پر ایک عظیم الشان اجر ملنے کا نظارہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ بعض لوگوں کے اصرار پر مولوی محمد حسین بٹالوی سے کسی اخلاقی مسئلہ میں مباحثہ کا ارادہ کیا لیکن بحث سے پہلے جب ان کے متعلقہ عقاید تفصیل سے سنے تو فرمایا کہ مولوی صاحب کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابل اعتراض ہو اور خالصۃً للہ اس بحث کو ترک کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی وقت خداوند کریم نے اپنے الہام میں اس ترک بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ

"تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔ اور وہ تجھے بہت برکت دیگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ کہ ناظرین کے لئے یہ صرف چند نمونے بیان کئے گئے ہیں لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر ارادہ اور ہر عمل کے وقت تقوےٰ اور غیر تقویٰ کی بحث آپڑتی ہے اور انسان کو اپنے ہر حرکت اور سکون پر نگاہ رکھنی پڑتی ہے تب ایسا ہوتا ہے کہ اس کی زندگی پر ایک تغیر آجاتا ہے۔ اور وہ ایک نئی زندگی اپنے اندر محسوس کرتا ہے اور اس کا پرانا وجود مر کر ایک نیا وجود اس کی جگہ قائم ہو جاتا ہے اور یہی تقوےٰ کا مقصد ہے

ایک نیک مثال

اقبال احمد صاحب لیسانی زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار النصر غربی ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مبلغ ۱۲۰/ روپے کا وعدہ سیکرٹری صاحب تحریک جدید کو پیش کر دیا ہے نیز یہ کہ اس وقت میری مجلس میں کوئی خادم ایسا نہیں ہے جو اس مالی جہاد میں شریک نہ ہوا ہو۔

قارئین کرام سے ان کے لئے اور ان کے ساتھ دوسرے کام کرنے والے خدام کے لئے دعا کی درخواست ہے اور جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ اس قسم کی معین رپورٹیں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تیرے شہر میں!

دل کو حاصل ہے عجیب ایقان تیرے شہر میں! — سچ یہ ہے ایمان ہے ایمان تیرے شہر میں
دشت و صحرا میں لئے پھرتی تھی جس کی جستجو — ہو گیا حاصل وہ اطمینان تیرے شہر میں!
ہر گھڑی ہے اک نئی کیفیت سوز و گداز — دل میں ہر دم ہے نیا وجدان تیرے شہر میں!
جھولیاں بھر کر لئے جاتی ہے مخلوق خدا — لٹ رہی ہے دولت عرفان تیرے شہر میں!
اٹھ رہے ہیں روز و شب تازہ معارف سے حجاب — انکشاف ذات ہے قرآن تیرے شہر میں!
آستاں پر سر بکف ہیں سرفروشوں کے جلوس — ہو رہے ہیں عشق کے پیمان تیرے شہر میں!
معرکہ باطل سے جو در پیش ہے اُس کے لئے — مل رہے ہیں رات دن فرمان تیرے شہر میں!
عین اس لمحے میں جب مسلم سپر انداز ہے — ہو رہا ہے فتح کا اعلان تیرے شہر میں!
کیا کہوں کیا کیا نظر آتا ہے میری آنکھ کو — ڈھونڈتے ہیں برکتیں سلطان تیرے شہر میں!
عصر حاضر جن کی عظمت سے ابھی واقف نہیں — دیکھتا ہوں وہ عظیم انسان تیرے شہر میں!
وہ نگہ میں سطوت دارا و جم لاتے نہیں — بس گئے ہیں جو سوختہ سامان تیرے شہر میں!
جن کی نظروں سے بدلتی ہے تقدیر جہاں — عام ہیں وہ صاحب ایمان تیرے شہر میں!
زندگی مشکل ہے کتنی دور تیرے شہر سے — مرحلہ ہے موت کا آسان تیرے شہر میں!
حسرت دیدار، شوق گفتگو، ذوق نیاز — ہائے کیا کیا ہیں مجھے ارمان تیرے شہر میں!
دل کی رہ جاتی ہے دل میں اور چلے آتے ہیں ہم — ٹھہر کر دو چار دن مہمان تیرے شہر میں!

اب بھی ہے میری محبت میں وہی سوز فراق
ورنہ کیا ہوتے نہیں احسان تیرے شہر میں!

سعید احمد اعجاز

بقیہ لیڈر

صفحہ ۲ سے آگے

کہ اللہ تعالےٰ کے وجود کے متعلق ہمارا یقین اسی درجہ کا ہو جس درجہ کا یقین اس شخص کو ہوتا ہے جو بائیسکل پر بے دھڑک سوار ہو جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا یقین دلانے کے لئے کوئی ذرائع رکھے ہوں۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

(باقی)

دوسری قسط

نائیجیریا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے جماعت احمدیہ کی کامیاب مساعی

اسلام کے خلاف ایک ناپاک کتاب کی اشاعت اور اسکے خلاف موثر اور کامیاب احتجاج

عیسائیت کی شکست کا بشپ آف لیگوس کی طرف سے اعتراف

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

مسیح موعودؑ کی جماعت سے اللہ تعالیٰ کسر صلیب کا جو کام لے رہا ہے۔ اس کی کامیابی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ حال ہی میں بشپ آف لیگوس نے یہ اعتراف کیا ہے کہ:-

"نائیجیریا کی عیسائی آبادی میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے۔ صرف نائیجیریا ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں یہی کیفیت پائی جاتی ہے اگر یہ رجحان جاری رہا تو اس صدی کے آخر تک دنیا کی عیسائی آبادی کم ہو کر بمشکل بیس فیصد رہ جائے گی"

پریس کانفرنس

اس عرصہ میں متعدد کانفرنسیں ہوئیں اُن میں بعض بڑی اہم اور وسیع تھیں ایک ورلڈ پریس پارٹی میں بہت سے بیرونی ممالک کے نامہ نگار بھی آئے تھے ان سب میں محترم امیر صاحب اور خاکسار شریک ہوئے اور لوگوں سے تبادلہ خیالات کا موقع ملا۔

رمضان المبارک

رمضان کے مبارک مہینہ میں اسلامی تعلیم کے مطابق احباب جماعت نے عبادت الٰہی میں خوب سرگرمی دکھائی۔ مسجد میں نمازیوں کی حاضری معمول سے کئی گنا بڑھ گئی۔ اور ایک نمایاں تبدیلی نظر آنے لگی۔ دور دور سے احباب نماز تراویح اور درس قرآن مجید میں شمولیت کے لئے آتے تھے تراویح میں امامت کے فرائض خاکسار ادا کرتا رہا اور اس کے بعد مولانا سیفی صاحب قرآن مجید کا درس دیتے۔ چونکہ دور کے احباب کا دو دفعہ مسجد میں جمع ہونا مشکل تھا۔ اسلئے درس کا وقت نماز تراویح کے بعد رکھا گیا تھا۔ بہت سے احباب اس میں شامل ہوتے اور رمضان کی برکتوں سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس اور محترم جناب الحاج فیض الحق خان صاحب دو مختلف مقامات پر رمضان کے دوران قیام فرما رہے۔ اور درس و تراویح کا انتظام فرمایا۔

لیگوس میں عید الفطر کے موقع پر امیر صاحب نے جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس کی رپورٹ ریڈیو نائیجیریا سے دو تین دفعہ نشر کی گئی خاص عید کے موقع پر آپ کا مسلمانان نائیجیریا کے نام ایک پیغام بھی ریڈیو سے سنایا گیا

"عائشہ" نامی کتاب پر احتجاج

ماہ فروری میں مبلغ انچارج صاحب سیرالیون مشن نے رئیس التبلیغ مغربی افریقہ مولانا نسیم سیفی صاحب کو یہ اطلاع بھجوائی کہ وہاں کے بعض عیسائی کتب فروش "عائشہ" نامی ایک کتاب فروخت کر رہے ہیں۔ جناب انچارج صاحب نے بطور نمونہ اس کتاب کی ایک کاپی بھی بھجوا دی۔ یہ کتاب جرمنی کے ایک پادری نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کے متعلق افسانوی رنگ میں لکھی تھی اور اب اس کا انگریزی ترجمہ لندن سے شائع ہوا ہے۔ جسے اسلام کی مقدس ہستیوں کو بدنام کرنے کی سکیم کے طور پر کثرت سے پھیلایا جا رہا ہے۔ یہ کتاب اوّل سے آخر تک نہایت گستاخانہ انداز میں لکھی گئی ہے اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذات بابرکات اور آپؓ کے اخلاق پر نہایت رکیک اور عامیانہ حملے کئے گئے ہیں۔

یہ کتاب ملتے ہی مشن کی طرف سے اس کے خلاف سخت احتجاج کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ جناب مولوی نسیم سیفی صاحب نے رئیس التبلیغ مغربی افریقہ ہونے کی حیثیت میں سیرالیون کے

وزیر اعظم

جناب سر ملٹن مارگائی کی خدمت میں ایک احتجاجی مراسلہ لکھا۔ جس میں افراد جماعت احمدیہ کی خصوصاً اور دوسرے تمام مسلمانوں کی عموماً ترجمانی کرتے ہوئے آپ نے اس کتاب کے خلاف نفرت اور افسوس کا اظہار کیا۔ اور تحریر فرمایا کہ اس قسم کی کتب کی اشاعت سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے باہمی تعلقات کو سخت نقصان پہنچے گا اور نئے آزاد شدہ افریقی ممالک مضبوطی سے محروم رہیں گے آخر میں جناب وزیر اعظم سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے ملک میں اس کتاب کی فروخت فوراً ممنوع قرار دیں۔ اس خط کی کاپی بعض مسلم ممالک کے سربراہوں۔ چیدہ چیدہ لیڈروں اور پریس کو بھجوائی گئیں۔ یہاں کے اخبارات نے اس کو بڑی اہمیت دی۔ بعض کثیر الاشاعت اخبارات نے اسے لیڈنگ نیوز کے طور پر شائع کیا۔ ریڈیو نائیجیریا نے بھی اس خبر کو کئی بار نشر کیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مشن کے اس احتجاج کے نتائج بڑے حوصلہ افزا نکلے سیرالیون کے ان تمام کتب فروشوں نے جہاں یہ کتاب فروخت کے لئے رکھی گئی تھی۔ یہ کتاب اٹھالی گئی اور ان کی طرف سے مشن کو یہاں بھی اور سیرالیون میں بھی معذرتی خطوط وصول ہوئے۔ پاکستان کی حکومت اس لحاظ سے مبارکباد کی حقدار ہے کہ سب سے پہلے اس نے اس قبیح کتاب کو ممنوع قرار دیا۔ بعض دوسرے ممالک نے بھی اسکے خلاف اقدام کئے۔

جناب مجتبےٰ صاحب کی وفات

عرصہ زیر رپورٹ میں جناب علی مجتبےٰ صاحب (آف امریکہ) کی وفات بھی ایک اہم سانحہ ہے جو یہاں کے احمدیوں کے لئے ایک جماعتی صدمہ کا رنگ رکھتی ہے۔ جناب مجتبےٰ صاحب نے امریکہ میں احمدیت قبول کی۔ اور پھر عرصہ ہوا یہاں نائیجیریا میں تشریف لے آئے اور یہیں کے ہو رہے۔ سلسلہ کے مخلص اور محنتی خادم تھے اکثر مشن کے دفتر میں کام کرتے تھے۔ اور باوجود اس کے کہ آپ کی رہائش ان لوگوں کے گھر میں تھی جو ہم سے الگ ہو چکے ہیں۔ آپ کے ایمان و اخلاص پر کسی وقت بھی کوئی مخالف اثر نہ پڑا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کے اجلاس

لجنہ اماء اللہ کے وقتاً فوقتاً اجلاس ہوتے رہے۔ اور حسب موقع وعظ و تلقین کا سلسلہ جاری رہا لجنہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی کلاس بھی منعقد ہوئی جس میں اکثر ایک مقامی دوست جناب حمزہ اکنو صاحب مقامی زبان میں لیکچر دیتے رہے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کے بھی کئی اجلاس منعقد ہوئے خدام تبلیغی کاموں میں بھی حصہ لیتے رہے۔ نیز ہسپتالوں میں عام مریضوں کی بیمار پرسی اور ہمدردی کے لئے جاتے اور جماعتی لٹریچر تقسیم کرتے۔

۲۰ر فروری کو مرکزی ہدایت کے مطابق یوم مصلح موعود منایا گیا۔ اپنے اخبار میں اسکے متعلق مضامین لکھکر وضاحت کی گئی۔ مغرب کی نماز کے بعد جماعت کا اس سلسلہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے بھی حصہ لیا۔ پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر سنائے اور بعد ازاں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ اور احباب کو بتایا کہ کس طور پر یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں پوری ہو کر خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان قرار پائی ہے۔

۲۳ر مارچ یوم مسیح موعود کے موقعہ پر جماعت کے ایک مجمع کثیر میں محترم امیر صاحب نے شرح و بسط کے ساتھ اس دن کی اہمیت بتائی اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقع پر محترم جناب کرنل ڈاکٹر محمود یوسف شاہ صاحب کا حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کے متعلق ایک تفصیلی مضمون بھی اخبار میں شائع کیا گیا۔

تقسیم لٹریچر

اس عرصہ میں دو دفعہ تمام مشنوں کو مفت تقسیم کے لئے لٹریچر بھجوایا گیا۔ بعض چیدہ چیدہ غیر از جماعت لوگوں کے نام ریویو آف ریلیجنز بھجوایا جاتا رہا۔ جہاں کی دو یونیورسٹیوں کو اپنی بعض کتب لائبریریوں کے لئے ارسال کی گئیں۔ ایک کلب کی لائبریری میں اپنا لٹریچر رکھوایا گیا۔ دو اہم مواقع پر لیگوس میں کثرت سے لٹریچر تقسیم کیا گیا اور باہر سے آنے والے معزز مہمانوں کو لٹریچر کا ایک ایک سیٹ پیش کیا گیا۔ اس عرصہ میں بہت سے احباب کے انفرادی طور پر لٹریچر کیلئے خطوط موصول ہوتے رہے اُن سب کو ان کی حسب خواہش کتب اور پمفلٹس بھجوائے گئے۔ اپنا ہفتہ وار اخبار "ٹروتھ" باقاعدگی سے کالجوں، اسکولوں، اداروں اور افراد کو بھجوایا جاتا رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اخبار تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور نائیجیریا سے باہر بھی کافی مقدار میں بھجوایا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ بعض معززین کو خاص موقعوں پر کتب تحفۃً پیش کی گئیں۔ غانا میں الجیریا کے ایمبیسیڈر جناب توفیق تمودا ایک مختصر دورہ پر لیگوس تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب اور خاکسار نے ان کی ایک الوداعی پریس کانفرنس میں شرکت کی کانفرنس کے بعد محترم جناب امیر صاحب نے اسلامی اصول کی فلاسفی اور بعض دیگر عربی و

(باقی صفحہ ۶)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نوٹ:۔ پانچ روپیہ سے کم ادائیگی کرنیوالوں کے نام شائع نہیں کئے گئے۔

۲۱۱۔ احباب جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر بذریعہ مکرم محمد احمد صاحب قمر سنوری	۲۷-۰۰
۲۱۲۔ " " جہلم بذریعہ مکرم عبدالرحیم صاحب	۳۵-۱۸
۲۱۳۔ مکرم علی احمد صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ	۵-۰۰
۲۱۴۔ مخلص بہنیں بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۶-۵۰
۲۱۵۔ مکرم مبشر احمد صاحب آدم جی پیر روڈ نوشہرہ	۱۰-۰۰
۲۱۶۔ احباب جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان	۳۰۷-۸۲
۲۱۷۔ احباب جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات بذریعہ مولوی محمد صدیق صاحب	۵-۰۰
۲۱۸۔ محترمہ بنت قریشی عبدالغنی صاحب محلہ اکال گڑھ راولپنڈی شہر	۵-۰۰
۲۱۹۔ مکرم سید محمد بشیر صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ	۲۳-۵۰
۲۲۰۔ مکرم جناب عبدالمتین صاحب حیدر آباد (سندھ)	۲۷-۰۰
۲۲۱۔ محترمہ حمیدہ عمر صاحبہ ہوتی ضلع مردان	۱۰-۰۰
۲۲۲۔ مکرم خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۱-۰۰
۲۲۳۔ مکرم مرزا عبدالرؤف صاحب کیمل پور	۶-۰۰
۲۲۴۔ اعلانات نکاح بذریعہ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب خادم مسجد مبارک ربوہ	۱۹۶-۰۰
۲۲۵۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمود احمد صاحب گڑھی شاہو لاہور	۵-۰۰
۲۲۶۔ کارکنان وکالت مال تحریک جدید ربوہ بذریعہ عبدالحق شاکر واقف زندگی	۱۰-۸۷
۲۲۷۔ مکرم حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ	۱۰-۰۰
۲۲۸۔ احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب	۸۰-۸۸
۲۲۹۔ مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب کارکن اصلاح وارشاد ربوہ	۵-۰۰
۲۳۰۔ مکرم چوہدری محمد نسیم صاحب چک ۳۱۲ کھکھو والی ضلع لائلپور	۱۰-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امرائے جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گذارش

آپ حضرات نے مجلس مشاورت میں رشتہ ناطہ کو کامیاب بنانے کے لئے بعض ضروری تدابیر پاس فرمائی ہیں جو حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی طرف سے منظور ہو کر ۱۰ جون ۶۳ء کے الفضل کے ذریعہ آپ تک پہنچ چکی ہیں۔ امید ہے کہ ان سب تجاویز کو عملی جامہ پہنا کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

فی الحال سب سے بڑی ضرورت آپ کی طرف سے ضروری کوائف کے ساتھ اور مکمل پتہ کے ساتھ اپنی اپنی جماعت کی تازہ فہرست قابل نکاح افراد کی ہے۔ اس میں یہ ضروری ہے کہ وہ خواہش کریں کہ مرکز ان کی امداد کرے۔

(معاون ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اپنے پتہ سے مطلع کریں

مکرم عبدالماجد صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ریہڑی ضلع سکھر کو دو دفعہ سرٹیفکیٹ خوشنودی بذریعہ رجسٹرڈ لیٹر بھیجا گیا۔ لیکن دونو دفعہ لفافہ واپس آ گیا۔

اگر عبدالماجد صاحب یہ اعلان دیکھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں یا اگر کسی اور دوست کو ان کے مکمل پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

جامعہ احمدیہ کے طلباء اور چندہ تحریک جدید

مکرم ماسٹر عطا محمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ

"جامعہ احمدیہ کی جماعت دوم و سوم کے طالب علموں نے یوم تحریک جدید کے موقع پر ۲ روپے فی کس چندہ کے حساب سے مبلغ ۸/- روپے جمع کئے اور ۲/۸/- اپنی طرف سے شامل کر کے ۱۰/۸ روپے کی رقم ادا سالِ خدمت ہے۔"

خدا تعالےٰ ان بچوں کی قربانی قبول فرماتے ہوئے انہیں بیش از بیش خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ملازم حضرات کیلئے ایک مربی سلسلہ کا نیک نمونہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود ملازمین حضرات کے لئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(۲) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں

(۳) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ½ دیں"۔ چنانچہ ہمارے مخلص دوست مکرم راجہ خورشید احمد صاحب منیر شاہد واقف زندگی مربی سلسلہ مقیم ڈیرہ اسمٰعیل خان تحریر فرماتے ہیں:۔ "خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود اطال اللہ بقاءہ کے ارشاد کے مطابق ہر سال اپنی پہلی سالانہ ترقی بیرونی مساجد فنڈ میں دینے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس سال بھی نظارت اصلاح و ارشاد کو لکھ دیا ہے۔"

احباب کرام سے مکرم راجہ صاحب موصوف کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ملازمین سے درخواست ہے کہ وہ اس نیک مثال سے فائدہ اٹھائیں۔ اور تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ اس کے نتیجہ میں ہم اپنے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ الودود کے حسب ذیل منشاء مبارک کو جلد پورا ہوتا دیکھیں۔ کہ

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آوازیں آنے لگ جائیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تمام غیر ممالک داخل ہو جائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے تحت لجنہ اماء اللہ کے امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "تذکرۃ الشہادتین" (عربی حصہ کے علاوہ) مقرر کی گئی ہے امتحان ۱۲ جون کی بجائے یکم جولائی بروز اتوار ہو گا۔

تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی لجنہ میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ ممبرات کو امتحان میں شامل کریں اور شامل ہونے والی ممبرات کی فہرست لجنہ مرکزیہ کے دفتر میں جلد از جلد بھجوا دیں۔ تاکہ سوالات کے پرچہ جات بھجوائے جا سکیں۔ نوٹ:۔ کتاب تذکرۃ الشہادتین "الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے مل سکتی ہے

سیکرٹری شعبہ تعلیم
(لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سلسلہ
ایس
اب
جاری
ہے
قومی
انعامی بونڈ
۳۰ جون سے پہلے
خریدیئے تاکہ
یکم اکتوبر
اور اس کے بعد ہونیوالی
قرعہ اندازیوں میں شریک ہو سکیں
PRESTIGE

مرمت آلات بجلی فٹنگ ٹیوب ویل وغیرہ فوری سروس "ربوہ الیکٹرک سروس" گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۵۴۳ - میں حلیمہ بیگم زوجہ منشی محمد صادق صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاک خانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ ۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت میرا حق مہر -/۸۰۰ روپیہ اور زیور طلائی تین تولہ قیمت اندازاً -/۴۰۰ روپیہ کل جائداد -/۱۲۰۰ روپے ہے میں اپنی اس جائداد میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں کہ میں اپنی زیست میں جلد یا بدیر ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا کے رسید حاصل کرونگی۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی اور جائداد ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر کسی وقت آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ حلیمہ بیگم۔ گواہ شد پیر محمد سکرٹری مال بشیر آباد اسٹیٹ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد۔ گواہ شد فضل الٰہی امیر جماعت احمدیہ بشیر آباد و برانچ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد ۶ ۴/۶۲۔

نمبر ۱۶۵۴۴ - میں محمود احمد ولد ناظر حسین صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت (معلم وقف جدید) عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۹ الف محمود آباد ۱۰-R ڈاک خانہ خانیوال ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ جائداد کوئی نہیں میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت وقف جدید -/۵۵ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز بوقت وفات جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط ۲۹ ۱۲/۶۱۔ العبد محمود احمد معلم بقلم خود ولد ناظر حسین چک ۱۹ الف ۱۰-R محمود آباد ڈاک خانہ خانیوال ضلع ملتان۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد رشید احمد ولد نور حسین کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔

نمبر ۱۶۵۴۵ - میں امۃ الحکیم عارفہ زوجہ ملک عبد الرشید صاحب طیب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بہاول پور ڈاک خانہ بہاولپور ضلع بہاولپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۹/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر ایک ہزار روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔
۲- زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی وزن ایک تولہ قیمت -/۱۳۰ روپے ۳- زیور طلائی ہار دو عدد وزن دو تولہ قیمت -/۲۶۰ روپے۔ ۴- زیور طلائی کڑے ایک جوڑی وزن دو تولہ قیمت -/۲۶۰ روپے۔ ۵- زیور طلائی انگوٹھی دو عدد وزن ایک تولہ قیمت -/۱۳۰ روپے۔ کل میزان -/۱۷۸۰ روپے رجو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الراقم الحروف ملک رشید احمد طیب خاوند موصیہ۔ الامۃ امۃ الحکیم عارفہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۲۶ ۹/۶۱ گواہ شد ملک رشید احمد طیب خاوند موصیہ دواخانہ فضل عمر شاہدرہ بازار مہاجر کالونی ماڈل ٹاؤن بہاول پور۔

نمبر ۱۶۵۴۶ - میں حفیظہ بیگم بنت چوہدری غلام محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۲ N.P ڈاک خانہ ولانہ ضلع رحیم یار خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۱۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں جو اس وقت والدین کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم سید ولایت شاہ ولد رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ الامۃ حفیظہ بیگم بنت غلام محمد صاحب چک ۳۲ N.P نشان انگوٹھا گواہ شد حکیم غلام رسول ولد محمد بخش صاحب معلم وقف جدید حلقہ رحیم یار خان ۸ ۱۱/۶۱۔ گواہ شد محمد صفدر علی بھٹی ولد چوہدری غلام محمد صاحب بھٹی چک ۳۲ N.P ڈاک خانہ ولانہ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان برادر حقیقی ۸ ۱۱/۶۱

نمبر ۱۶۵۴۷ - میں بشیر احمد ولد خدا بخش قوم جٹ بندیشہ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ۱۳۲/P ڈاک خانہ ۱۳۱/P ضلع رحیم یار خان صوبہ ریاست بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ ۱۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار اس وقت زندہ ہیں۔ میرا گذارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ کاشتکاری ہے جو کہ مبلغ اندازاً پانچ صد روپیہ کے قریب ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ سالانہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ داخل کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ فقط راقم الحروف چوہدری بشیر احمد بقلم خود تحصیل وضلع رحیم یار خان۔ العبد بشیر احمد۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد ممتاز ولد خدا بخش چک ۱۳۱ ضلع رحیم یار خان

نمبر ۱۶۵۴۸ - میں خالد محمود ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم کاہلوں جٹ پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت ماڈرن موٹرس لمیٹڈ وکٹوریہ روڈ کراچی ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵ راپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ -/۸۰ روپیہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۵ راپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد۔ خالد محمود بقلم خود۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۴۹ - میں میمونہ بیگم زوجہ حامد حسین خان صاحب قوم پٹھان یوسف زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۵/۸ - 5 C ناظم آباد کراچی ۱۸ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۔ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ تھا جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر کے قادیان میں ایک پلاٹ خرید اہوا تھا۔ ملکی تقسیم کے بعد میرا وہ پلاٹ قادیان ہندوستان میں رہ گیا اس پلاٹ کے عوض بیاب مجھے دادو سابق سندھ میں ایک مکان ۳۶۰-B شاہی بازار میں میرے کلیم کے عوض میں ملا ہوا ہے۔ اس مکان کی قیمت کلیم والوں نے مبلغ -/۱۰۰۸۰ روپے مقرر کی تھی جس کے بارہ میں مجھے پی۔ ٹی۔ او مل چکا ہوا ہے۔ مگر ابھی تک مستقل منتقل نہیں ہوا۔ اس مکان کے لئے میں نے ایک درخواست دی ہوئی ہے۔ جب یہ مکان مجھے مستقل منتقل ہو جائے گا تب میری یہ واحد ملکیت ہوگی۔ میرا زیور وغیرہ کوئی نہیں اور نہ ہی میری کوئی اور جائداد ہے۔ میں اپنے مندرجہ بالا مکان کی قیمت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۹ رمارچ ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ میمونہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد حامد حسین خاوند موصیہ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی +

اہلِ اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہمدرد لسوانسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

ضروری تصحیح

الفضل ۱۷ جون ۱۹۶۲ء کے صد۲ پر اداریہ کے شروع میں ماہنامہ طلوع اسلام کا مندرجہ ذیل حوالہ بھی شامل سمجھا جائے:۔

" اطاعتِ خداؐ اور رسول کے متعلق جو کچھ میں کہتا ہوں وہ صرف یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صورت یہ نہیں تھی کہ ہر شخص اپنے اپنے مفہوم کے مطابق خداؐ اور رسول کی اطاعت کر لیتا تھا۔ اس کی صحیح شکل یہ تھی کہ حضورؐ کے بعد جو خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوئی تھی اس سے پوچھا جاتا تھا کہ فلاں معاملہ میں خداؐ اور رسول کی اطاعت کس طرح کی جائے گی۔ جو فیصلہ وہاں سے ملتا اسے خداؐ اور رسول کی اطاعت سمجھا جاتا۔ اسی سے وحدتِ امت قائم تھی۔ جب خلافت باقی نہ رہی تو خداؐ اور رسول کی اطاعت انفرادی طور پر ہونے لگی۔ اس سے امت میں افتراق پیدا ہوا۔ امت میں دوبارہ وحدت پیدا کرنے کی صورت یہ ہے کہ پھر سے خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم کی جائے۔ اور اسکے فیصلوں کے مطابق خداؐ اور رسول کی اطاعت کی جائے۔ اسی خلافت کو بغرضِ اختصار، مرکزِ ملت یا اسلامی نظام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور میں اسکی بار بار وضاحت کر چکا ہوں۔ میں نہ ہر نظامِ حکومت کو اسلامی نظام کہتا ہوں اور نہ اس کے فیصلوں کی اطاعت کو خداؐ اور رسول کی اطاعت۔ میرے نزدیک صؐ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے علاوہ کوئی نظام اسلامی نہیں کہلا سکتا اور نہ اسے مرکز ملت قرار دیا جاسکتا ہے۔"

(طلوعِ اسلام اپریل ۱۹۶۲ء صؐ۶۱)

مغربی پاکستان کا میزانیہ سنہ ۶۳-۱۹۶۲ء

ترقیاتی کاموں پر ایک ارب ستاون کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا

لاہور مغربی پاکستان کے ۶۳-۱۹۶۲ء کے میزانیہ میں سات کروڑ چوبیس لاکھ روپیہ کی بچت دکھائی گئی ہے۔ نئے مالی سال میں آمدنی کا اندازہ ایک ارب پندرہ کروڑ بانوے لاکھ روپیہ اور اخراجات کا اندازہ ایک ارب آٹھ کروڑ اڑسٹھ لاکھ روپیہ ہے۔ سرمایہ کاری کے بجٹ میں سے نئے مالی سال کے دوران ترقیاتی کاموں پر ایک ارب ستاون کروڑ روپیہ صرف کیا جائے گا قبل ازیں ترقیاتی کاموں کے لئے کبھی اس قدر رقم منظور نہیں کی گئی۔ نئے مالی سال کے دوران تعلیم پر ۳۲ کروڑ روپیہ امداد دیہات میں بجلی پہنچانے پر چھ کروڑ روپیہ صرف کیا جائے گا۔ نئے ٹیکسوں کے ذریعہ موصول ہونے والی رقم کا اندازہ ایک کروڑ روپیہ ہے۔ دو کروڑ روپیہ پشاور، لائل پور اور ٹنڈو جام میں زرعی تحقیقاتی ادارے قائم کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ انجنیرنگ یونیورسٹی کے لئے چوالیس لاکھ روپیہ اور ایچیسن کالج لاہور کو ترقی دینے کے لئے آٹھ لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ جنوبی زون میں بجلی پر ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے۔

صوبائی وزیر خزانہ سید یعقوب شاہ نے ۱۶ جون کو ایوان کے روبرو نیا بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کو فروغ دینے کی غرض سے طلبہ کے لئے وظائف کی رقم پینسٹھ لاکھ سے بڑھا کر ایک کروڑ کر دی گئی ہے۔ آپ نے بتایا کہ آئندہ وظائف کی ادائیگی کے طریق کار میں یکسانی پیدا کرنے کے لئے ایک سکیم بنائی گئی ہے۔ جس کا تمام مغربی پاکستان میں یکساں طور پر اطلاق ہوگا۔ آپ نے تعلیمی مصارف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ مالی سال میں ایک سو اسی پرائمری سکولوں کو مڈل سکولوں کا درجہ دیا جائے گا۔ اور تیس مڈل سکول ترقی دے کر ہائی کے درجہ تک لائے جائیں گے۔ علاوہ ازیں دو ترقی والے پندرہ مزید ہائی سکول کھولے جائیں گے

وزیر خزانہ نے کہا کہ ساٹھ غیر سرکاری اور ستر سرکاری سکولوں میں صنعت و حرفت سے متعلق فنون کی تعلیم و تربیت کے نصاب کا بھی اضافہ کیا جائے گا۔ اور ۴۰ ہائی سکولوں میں ورکشاپ قائم ہوں گے۔

سید یعقوب شاہ نے بتایا کہ آئندہ سال کے دوران مزید دو لاکھ چالیس ہزار بچوں کے لئے ابتدائی تعلیم کا بندوبست کیا جائے گا۔ پس ماندہ علاقوں کے پرائمری سکولوں کی عمارات کے لئے نئے میزانیہ میں ۲۲ لاکھ ۴۰ ہزار روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔

درخواستِ دعا

محترم جناب شیخ رفیع الدین احمد صاحب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ کی ایک آنکھ کا اپریشن ۹ جون کو کامیاب طور پر ہو چکا ہے اور غالباً اس وقت تک دوسری آنکھ کا اپریشن بھی ہو گیا ہوگا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کی اہلیہ کی دونوں آنکھوں کو بصارت عطا فرمائے اور دوسرے عوارض سے بھی شفا بخشے اور محترم شیخ صاحب کو تفکرات اور پریشانیوں سے محفوظ و مامون رکھے۔

قاضی عبد الرحمٰن
سکرٹری مجلس کارپرداز

نائیجیریا میں تبلیغِ اسلام

(بقیہ صفحہ ۵)

انگریزی کا کتب ایک خوبصورت جزدان میں جناب توفیق صاحب کو پیش کیں جس پر انہوں نے بڑی مسرت کا اظہار فرمایا۔

حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خادموں کا لٹریچر ہی ہے جو ایک طرف اسلام کی سربلندی کا موجب بن رہا ہے اور دوسری طرف کسرِ صلیب کا کام سرانجام دے رہا ہے اور جوں جوں یہ دلنشیں اور حقیقت افروز لٹریچر پھیل رہا ہے اور لوگوں تک پہنچ رہا ہے کسرِ صلیب کی حقیقت روشن سے روشن تر ہوتی جا رہی ہے اور اس کے نتائج اتنے عیاں ہیں کہ خود صاحبِ صلیب لوگ انہیں دیکھ کر اضطراب محسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ آج (۹ مئی ۶۲ء) کے اخبار میں بشپ آف لیگوس کا جو بیان شائع ہوا ہے وہ اس امر کی پوری پوری تصدیق کرتا ہے۔

اخبار Nigerian Morning Post کی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

"گزشتہ دس سال کے عرصہ میں نائیجیریا کی عیسائی آبادی میں جو کمی واقع ہوئی ہے اس پر کل اینگلکن بشپ آف لیگوس جناب ریورنڈ A. W. Howells نے انتہائی فکر و پریشانی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پریشان کن حالت صرف نائیجیریا سے ہی خاص نہیں بلکہ عمومی لحاظ سے تمام دنیا میں یہی کیفیت پائی جاتی ہے بشپ Howells نے کہا کہ اگر موجودہ رجحان جاری رہا تو اس صدی کے آخر تک تمام دنیا کی عیسائی آبادی کم ہو کر بمشکل بیس فیصد رہ جائے گی

انہوں نے بتایا کہ ۱۹۵۰ء ... لوگ تمام دنیا ... تھے۔ لیکن ... تعداد اس ...

اب صرف ۳۱ فیصد رہ گئے ہیں۔ اور کہ اس صدی کے اخیر تک عیسائی آبادی صرف بیس فیصدی رہ جائے گی۔"

آخر میں احباب سے دعا کی التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام خادمانِ احمدیت کی ہمتوں کو بلند کرے اور جلد سے جلد اسلام کی فتح اور سربلندی کا سورج نصف النہار کو پہنچے +

"اصحاب احمد" بابت حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحومؓ

"اصحاب احمد" کی گیارہویں جلد زیر طباعت ہے جو حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب مرحومؓ اور آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایمان افروز سوانح پر مشتمل ہوگی اس کی قیمت مع ڈاک خرچ ساڑھے چار روپیہ ہے۔ خریداری کے خواہشمند احباب مطلوبہ تعداد کتب سے مطلع فرماویں اور رقم پیشگی بھجوا دی جائے تا کہ طبع ہوتے ہی کتاب ان کی خدمت میں بھجوائی جاسکے۔

(ملک صلاح الدین مؤلف "اصحاب احمد" قادیان)

اعلانِ نکاح

مکرم سید حسنات احمد صاحب ایم۔ اے (نیوز ایڈیٹر ریڈیو پاکستان) ابن محترم ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی مرحوم کا نکاح نصیرہ محمود صاحبہ سلمہا بنت محترم ڈاکٹر بشیر محمود صاحب مرحوم کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۵ جون ۱۹۶۲ء کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز جمعہ پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح بابرکت فرمائے آمین۔

(سید مبشرات احمد - لاہور)

بخدمت ... ایم۔ ایس سی ...
اسسٹنٹ، زراعتی کالج ...
حیدرآباد - د ...